

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ترک پر ترہیب

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فضائل، شروط اور درجات وغیرہ پر گزشتہ جمعے کے خطبہ میں تفصیلی بات ہو چکی تھی۔ اس خطبہ میں یہ موضوع زیر بحث ہے کہ اس فریضہ کی عدم ادائیگی کا گناہ کیا ہے اور دوسروں کو نیکی کا کہہ کر خود نہ کرنے اور دوسروں کو گناہ سے باز رہنے کا کہہ کر خود باز نہ آنے کا انجام کیا ہے؟

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَعْنَتِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ، كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾  
[المائدہ: ۷۸-۷۹]

”بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی، اس لیے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھ جایا کرتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو ان برے کاموں سے روکتے نہ تھے وہ جو کرتے تھے، جو کچھ بھی وہ کرتے تھے یقیناً بہت بُرا تھا۔“

یہاں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے موردِ لعنت ہونے کا سبب امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو ترک کر دینا بیان فرما رہا ہے اور اس کے تارکین کو نافرمان لوگوں اور زیادتی کرنے والوں کی صف میں شامل فرمایا ہے۔

ایک اور مقام پہ فرمایا:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدہ: ۲]

”نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر ایک دوسرے سے تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کاموں پر باہم تعاون نہ کیا کرو۔“

یہ بات واضح ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی میں کوئی برائی دیکھ کر اس کا خیر خواہ نہیں بنتا اور اس کی اصلاح نہیں کرتا تو وہ گویا اس کے جرم اور اس کی تباہی میں یکساں طور پر شریک ہے بلکہ اس کا مدد و معاون ہے، کیونکہ چہ جائیکہ وہ اسے برائی سے روکتا اور اگر وہ باز نہ آتا تو اسے سختی کے ساتھ تنبیہ کرتا لیکن اس نے تو سرے سے اس کے اس بد عمل پر اعتراض ہی نہیں کیا بلکہ اسے برائی پر ہی کار بند چھوڑ دیا اور دین میں ایسی چیزوں کی کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ ایمان کی ایک یہ بھی شرط ہے کہ جو اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرو۔

جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقِّنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ  
وَالنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

”میں نے سماع و طاعت پر نبی ﷺ سے بیعت کی تو آپؐ نے مجھ سے میری استطاعت کے مطابق ہر مسلمان کی خیر خواہی کی تلقین فرمائی۔“

[صحیح بخاری: ۷۲۰۴۔ صحیح مسلم: ۱/۷۵]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سنا کرتے تھے کہ روز قیامت آدمی کو ایک شخص کے ساتھ معلق کر دیا جائے گا، حالانکہ وہ اسے جانتا تک نہ ہوگا تو وہ آدمی اس شخص سے کہے گا: ہمارا تعارف بھی نہیں ہے، تو پھر بھی ایسا کیوں؟ وہ جواباً کہے گا: تُو مجھے گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تھا لیکن روکتا نہیں تھا۔

[التذکرۃ للقرطبی: ۱/۳۰۸]

گویا ہر شخص کے لیے اپنے ہر مسلمان بھائی کو خیر و بھلائی کی نصیحت کرنا اور اسے بُرے کاموں سے روکنا امر واجب ہے کیونکہ انسان کا حقیقی خیر خواہ وہی ہوتا ہے جو اس کی اخروی زندگی سنوارنے کے لیے اس کی تربیت کرتا ہے، جبکہ انسان کا حقیقی دشمن وہ ہے جو دنیوی امور میں تو اس کا بڑا خیر خواہ ہو لیکن اخروی معاملات میں اس کی بالکل پرواہ نہ کرتا ہو، بلکہ دنیوی معاملات میں بھی ایسے امور کی طرف اس کی راہنمائی کرے جو اس کے لیے ہلاکت کا باعث ہوں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَوْ لَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ [المائدہ: ۶۳]

”انہیں ان کے عابد و عالم جھوٹ باتوں کے کہنے اور حرام چیزوں کے کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ یقیناً وہ کام بہت برا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔“  
امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

﴿رَبَّانِيُّونَ﴾ سے مراد عیسائی علماء اور ﴿أَحْبَارُ﴾ سے مراد یہودی علماء ہیں اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ تارکِ نہی عن المنکر بھی مرتکبِ منکر کے ہی مانند ہے۔  
[تفسیر القرطبی: ۶/۲۳۷]

یقیناً ایسے علماءِ سوء ہی اس سختی اور سرزنش کے لائق ہیں جو برائی کو ختم کرنے کی بجائے اس کے حمایتی بن جاتے ہیں۔ تو پھر لوگوں کی اصلاح کیونکر ممکن ہو سکتی ہے کہ جب علماء خود ہی جہال کی سی عادات اپنانے لگیں؟ لوگوں کو ایسے گناہ پر کیسے سرزنش کی جاسکتی ہے کہ جب خود علماء ہی معصیت کو چھوٹا اور حقیر گناہ سمجھنے لگیں؟ لوگ اطاعت و فرمانبرداری کی طرف کیسے راغب ہوں گے جب خود علماء ہی اطاعت سے دُور ہوں؟ حدود کی پاسداری کیونکر ممکن ہو سکتی ہے جب علماء خود ہی حدود سے تجاوز کرنے لگیں؟ لوگ بدعات سے کس طرح پاک ہوں گے جب علماء خود بدعات کو دیکھ کر اس سے لوگوں کو روکنا گوارہ نہ کریں؟

جب علماء خود ہی گمراہ ہو جائیں تو عوام بھی ان کی پیروی میں راہِ راست سے بھٹک جاتے ہیں کیونکہ عوام تو علمِ شریعت سے نابلد ہوتے ہیں، وہ تو جمیع امور میں علماء ہی کو راہنما مانتے ہیں۔ اسی طرح وہ عالم جو بے عمل ہو، اس کا دیگر لوگوں کی نسبت زیادہ مواخذہ ہوگا۔

اے اللہ! ہمارے علماء کی اصلاح فرما، تاکہ وہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ ہمارے احوال کو بھی درست کر سکیں۔ اے اللہ! انہیں علم کے ساتھ ساتھ عمل کی بھی توفیق عطا فرما، تاکہ وہ ہماری فلاح کے لیے ہماری صحیح راہنمائی فرما سکیں۔ اے اللہ! انہیں ہدایت و بصیرت عطا فرما، تاکہ وہ جملہ خصائلِ جمیلہ اور صفاتِ حسنہ سے متصف ہو کر ہمارے پیشوا بن سکیں۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا:

((أَنْ تَحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ))

”یہ کہ تو اللہ کی خاطر محبت کرے، اسی کے لیے (کسی سے) بغض رکھے اور تیری زبان اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔“

[مسند أحمد: ۵ / ۲۴۷]

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ سے سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کسی بستی کو نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود بھی ہلاک کیا جاسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”ہاں“، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! ایسا کیوں؟ آپؐ نے فرمایا:

((بِتَهَاوُنِهِمْ وَسُكُوتِهِمْ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ تَعَالَى))

”معصیت الہی کو معمولی سمجھنے اور اسے ہوتا دیکھ کر ان کی خاموش رہنے کی وجہ سے۔“

[المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱ / ۲۷۰]

حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ))

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بہ ضرور اچھائی کا حکم دیتے رہو گے یا لازمی طور پر برائی سے روکا کرو گے، وگرنہ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل فرمادے، پھر تم اس سے دعائیں کیا کرو گے تو وہ قبول نہیں فرمائے گا۔“

[سنن الترمذی: ۲۱۶۹]

عدی بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذُنُوبِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَابُ اللَّهِ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ))

”یقیناً اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے عام لوگوں کو تب تک عذاب میں مبتلا نہیں کرتا، جب تک کہ وہ اپنے درمیان گناہ ہوتا دیکھیں اور وہ روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود بھی اسے نہ روکیں

، جب وہ ایسا کرنے لگیں گے، تو پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب خاص وعام سب لوگوں پر آتا ہے۔“

[مسند أحمد: ۴ / ۱۹۲]

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَمْنٌ رَجُلٌ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا))

”جو شخص کسی ایسی قوم میں رہتا ہو کہ ان میں معاصی کا ارتکاب کیا جاتا ہو اور وہ انہیں روکنے کی قدرت

رکھنے کے باوجود نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے پہلے ان پر عذاب نازل فرمادے گا۔“

[سنن أبی داود: ۴۳۳۹- سنن ابن ماجہ: ۴۰۰۹]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کوئی شخص اپنے آپ کو ہرگز ذلیل نہ کرے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کوئی شخص اپنے آپ کو کیونکر ذلیل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایسا کام ہوتا دیکھتا ہے جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے اس پر بولنا ضروری ہوتا ہے لیکن وہ اس کے بارے میں بات نہیں کرتا (یعنی برائی کرنے والے کو منع نہیں کرتا) روز قیامت اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: فلاں مسئلے میں بات کرنے سے تجھے کیا رکاوٹ تھی؟ وہ کہے گا: لوگوں کا ڈر تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”تیرے ڈرنے کا میں زیادہ حق رکھتا ہوں۔“

[سنن ابن ماجہ: ۴۰۰۷]

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَكُمْ: مَرُّوا بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا أَفْلاَ أُجِيبُ لَكُمْ، وَتَسْأَلُوا أَفْلاَ أُعْطِيكُمْ، وَتَسْتَنْصِرُونِي فَلَا أَنْصُرُكُمْ))

”اے لوگو! اللہ تعالیٰ تم سے فرماتا ہے: اچھائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، قبل اس کے کہ تم

دعا کرو تو میں تمہاری دعا قبول نہ کروں، تم سوال کرو تو میں تمہیں عطا نہ کروں اور تم مجھ سے مدد طلب کرو تو میں تمہاری

مدد نہ کروں۔“

[سنن ابن ماجہ: ۴۰۰۴]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:  
 ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ))

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا، ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کرتا۔“

[سنن الترمذی: ۱۹۲۱ - مسند احمد: ۱/۲۵۷]

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:  
 ((بِئْسَ الْقَوْمُ قَوْمٌ لَا يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ))  
 ”وہ قوم انتہائی بری ہے جو نہ تو اچھائی کا حکم دے اور نہ ہی برائی سے روکے۔“

[جمع الجوامع: ۱/۴۵۶]

نیکی کا حکم دینے لیکن خود نیکی کا اہتمام نہ کرنے  
 اور برائی سے روکنے لیکن خود باز نہ آنے کا گناہ

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اتَّأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ [البقرة: ۴۴]  
 ”کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟“

اسی طرح فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ، كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ [الصف: ۲، ۳]

”اے ایمان والو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو، اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا جرم ہے کہ تم وہ کچھ کہو جو تم نہیں کرتے۔“

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

”روز قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا، آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا جیسے گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ دیگر جہنمی اس سے پوچھیں گے: تمہاری حالت یہ کیوں ہوئی؟ تم تو اچھائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے تھے۔ وہ جواب دے گا: میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کیا کرتا تھا اور میں تمہیں تو بُرے کاموں سے روکتا تھا لیکن خود ان سے باز نہیں آتا تھا۔“

[صحیح البخاری: ۶۶۸۵۔ صحیح مسلم: ۴ / ۲۲۹۱]

ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَنْطَلِقُونَ إِلَى نَاسٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُولُونَ: بِمَا دَخَلْتُمُ النَّارَ؟ فَوَاللَّهِ مَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ إِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ، فَيَقُولُونَ، إِنَّا كُنَّا نَقُولُ وَلَا نَفْعُ))

”کچھ جنتی لوگ جہنمیوں کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: تم جہنم میں کیسے آ گئے؟ اللہ کی قسم! ہم تو اسی کے بدولت جنت میں گئے ہیں جو ہم نے تم ہی سے سیکھا، وہ جواب دیں گے: ہم جو کہا کرتے تھے وہ عمل نہیں کرتے تھے۔“

[المعجم الكبير للطبرانی: ۲۲ / ۱۵۰]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي رَجُلًا تَقَرَّضُ شَفَاهُمْ بِمَقَارِئِضَ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَاجِبْرِيلُ؟ قَالَ: الْخُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ))

”میں نے معراج کی رات ایسے لوگوں کو دیکھا جو (جہنم کی) آگ کی قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کی اُمت کے خطیب لوگ

ہیں، جو لوگوں کو تونیک کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالانکہ یہ کتاب کی تلاوت کرتے تھے، کیا یہ عقل نہیں رکھتے تھے؟“

[صحیح ابن حبان: ۳۵]

جندب بن عبد اللہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِي يَعْلَمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسِي نَفْسَهُ كَمَثَلِ السَّرَاحِ يُضِيئُ لِلنَّاسِ وَيُحَرِّقُ نَفْسَهُ))

”اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دیتا ہو اور خود کو بھولے بیٹھا ہو اس چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کو تو روشنی دے لیکن خود کو جلا ڈالے۔“

[المعجم الكبير للطبرانی: ۱۶۵ / ۲]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ قَلْبُهُ مَعَ لِسَانِهِ سَوَاءً، وَيَكُونُ لِسَانُهُ مَعَ قَلْبِهِ سَوَاءً))

”آدمی تب تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کے دل اس کی زبان کے ساتھ برابر نہ ہو جائے اور اس کی زبان اس کے دل کے برابر نہ ہو جائے۔“

[الترغيب والترهيب للأصبهاني]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعَهُ اللَّهُ بِعِلْمِهِ))

”روزِ قیامت تمام لوگوں سے بڑھ کر سخت ترین عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ اسے فائدہ نہ بخشے۔“

[المعجم الصغير للطبرانی: ۵۰۷-مجمع الزوائد: ۱ / ۱۸۵، ضعیف]

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ عِلْمٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهِ))



”ہر علم اپنے صاحب پر وبال ہے سوائے اس کے جو اس پر عمل کرے۔“

[المعجم الکبیر للطبرانی: ۵۵ / ۲۲]